حنیف احمد محمود۔برطانیہ

## تقریر

# ”وقفِ جدید“، مقاصد اور برکات و ثمرات

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ وَیَبۡصُۜطُ ۪ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ (البقرۃ:246)

ترجمہ: کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اُسے کئی گنا بڑھائے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وقف کرنا جاں کا ہے کسبِ کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بیمثال
چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

**سامعین کرام!** آج مجھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آخری مبارک تحریک **”وقفِ جدید“**، مقاصد اور برکات و ثمرات پر روشنی ڈالنی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے القائے باری تعالیٰ کے تحت جماعت کی تعلیم و تربیت، رشد و اصلاح اور دعوت الی اللہ کی غرض سے 27 دسمبر 1957ء کو ”وقفِ جدید“ کے نام سے ایک سکیم جماعت کے سامنے پیش فرمائی۔ تحریک وقف جدید حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ مبارک کی آخری یادگار الہامی تحریک اور آپؓ کے کارہائے نمایاں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ یہ انقلاب انگیز تحریک سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے سلسلہ کی ایک نہایت اہم اور مبارک کڑی ہے۔ اس کے متعلق ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

”حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جن کا عرصہ خلافت تقریباً 52 سال پر پھیلا ہوا تھا آپ نے جماعتی نظام کو مضبوط در مضبوط فرمایا۔ اس کی تنظیم کی، تربیتی، تبلیغی، روحانی، مالی پروگرام جماعت کو دیئے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کے حصول کے لئے ہم تیزی سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ انہی تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کے لئے ایک سکیم وقف جدید کی بھی تھی جو آپ نے جماعت کے سامنے رکھی اور اس کے لئے مالی قربانی بھی کی اور واقفینِ زندگی معلمین کی بھی تحریک فرمائی۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”شاید اور کسی کے ذہن میں بھی یہ سوال اٹھے کہ اتنی تحریکات ہیں۔ ان کا کیا مقصد ہے؟ تو اس بارے میں مَیں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ وقف جدید یعنی اس کے اخراجات مخصوص ملکوں اور مخصوص علاقوں کے لیے ہیں۔ مغربی اور امیر ممالک سے وقف جدید کی مد میں جو چندہ آتا ہے وہ بھارت اور افریقہ کے عموماً دیہاتی علاقوں میں خرچ ہوتا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب یہ تحریک باقی دنیا کے لیے بھی عام کی تھی تو امیر ممالک میں وقف جدید کو جاری کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان کے اور قادیان کے جو اخراجات ہیں وہ وقف جدید سے پورے کیے جائیں جبکہ تحریک جدید سے جو اخراجات کیے جاتے ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں مرکز سے مدد کی ضرورت ہو کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ رقم مرکز میں آتی ہے اور وہاں سے اخراجات کیے جاتے ہیں۔ بہر حال وقف جدید کے ذریعہ سے بہت سے منصوبے غریب یا غیر ترقی یافتہ ملکوں میں سرانجام پا رہے ہیں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 8/ جنوری 2016ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 29/ جنوری 2016ء)

**سامعین!** حضرت مصلح موعودؓ نے اس مبارک تحریک کے بنیادی مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

”میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف (وقف جدید) کی طرف توجہ دلاتا ہوں، ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب اس نئی سکیم (وقف جدید) پر عمل کیا جائے...... اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر مہاجال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آ جاتی ہیں۔ ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ آتی رہی ہے لیکن اب مہاجال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے گی۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 1958ء)

اس تحریک کی اہمیت اور کامیابی کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں جو جوش اور لگن تھی اس کا اندازہ آپؓ کے اِس ارشاد سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں، میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔“

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ الفضل 7 جنوری 1958ء)

ایک اور موقع پر آپؓ نے تحریک وقف جدید کے بارہ میں فرمایا:

”جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 1958ء)

**سامعین!** یہ مبارک تحریک اپنے اندر بے شمار پہلو اور مقاصد لئے ہوئے تھی۔ اِس وقت مَیں تین کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

نمبر 1۔ نوجوان اشاعتِ اسلام واحمدیت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

نمبر 2۔ احبابِ جماعت دور دراز علاقوں میں اشاعتِ اسلام واحمدیت کے لئے مالی قربانی کریں۔

نمبر 3۔ دیہاتوں بالخصوص دور دراز کے گاؤں میں بسنے والے احمدیوں کی رشد واصلاح اور تعلیم وتربیت کی جائے۔

خدائی تائید یافتہ اولیاء اللہ کی شان دنیوی لیڈروں اور خود ساختہ پیروں سے بہت مختلف اور ارفع واعلیٰ ہوتی ہے۔ جن سے زندگی وقف کر کے اسلام احمدیت کے لئے قربانیوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ جس کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اِس ارشاد سے ہوتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں ... ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے ..... پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لیے وقف کریں ..... اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں ..... وہ جا کر ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پہنچ جائیں۔“

(الفضل 6 فروری 1958ء)

آپ رضی اللہ عنہ نے اس انجمن کے قیام کے آغاز پر ہی اِس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”پشاور سے کراچی تک رُشد واصلاح کا جال پھیلایا جائے بلکہ اصلی حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم رُشد واصلاح کے لحاظ سے مشرقی اور مغربی پاکستان کا گھیراؤ کرنا ہے تو اس کے لئے ہمیں ایک کروڑ روپے سالانہ سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے۔“

(سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 34-350)

پھر ایک موقع پر حضورؓ نے اپنی توقع یوں بیان فرمائی:

”یہ تحریک بھی آہستہ قدموں سے شروع ہوئی ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے اُمید ہے کہ جماعت میں اس قدر اخلاص اور جوش پیدا ہو جائے گا کہ وہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ چندہ دینے لگ جائے گی۔ تم یہ نہ دیکھو کہ ابھی ہماری جماعت کی تعداد زیادہ نہیں اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی تو تم دیکھو گے کہ دو تین کروڑ لوگ تمہارے اندر داخل ہو جائیں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 1958ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اِس تحریک کی مضبوطی اور استحکام کو جماعت میں دوسری انجمنوں کی مضبوطی کا پیش خیمہ قرار دیا۔ یہ بہت غور طلب ارشاد ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

”یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ میں اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ جس کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے، اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 3 جنوری 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وقفِ جدید کے چندے میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں لیکن اِس شرط کے ساتھ کہ نہ دیگر چندے متاثر ہوں، نہ بنیادی ضرورتوں پر اثر پڑے۔“ (خطباتِ طاہر جلد 4 صفحہ 1024)

نیز فرمایا:

”وقفِ جدید سے متعلق جب حضرت مصلح موعودؓ نے پہلا اعلان کیا تو بہت ہی احتیاط کے ساتھ بہت معمولی چندے کی تحریک فرمائی اور اُسے بہت آسان کر کے جماعت کو دکھایا۔ چند ہزار روپے کی تحریک تھی اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں چونکہ بہت سے زمیندار زمین کے کچھ ٹکڑے وقف کریں گے اور معلمین کو جن کو ہم بہت تھوڑا گزارا دیں گے اِن زمینوں سے کچھ زائد آمدنی کی صورت پیدا ہو جائے گی اِس لئے مالی لحاظ سے اتنے فکر کی بات نہیں۔ اِس تحریک کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جتنی توقع حضرت مصلح موعودؓ نے ظاہر فرمائی تھی، اِس سے زیادہ کے وعدے جماعت نے پیش کئے اور جتنے مراکز کا شروع میں اعلان فرمایا تھا کہ وقفِ جدید کے معلم وہاں جا کر بیٹھیں گے اِس سے زیادہ مراکز کا سامان مہیا ہو گیا۔“ (خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 997-998)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے اور ایسے ضرور ہیں وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اُس نسبت سے جس نسبت سے اللہ نے اُن پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔“ (خطبہ جمعہ 25 دسمبر 1992)

فرمایا:

”میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کر تا رہا ہوں کہ وقفِ جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے، لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے۔“

(الفضل 31 دسمبر 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میں احبابِ جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اِس کی اہمیت کو سمجھیں اور اِس کی طرف پوری توجہ دیں اور اِس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فردِ جماعت ایسا نہ رہے جو صاحبِ استطاعت ہوتے ہوئے اِس چندہ میں حصہ نہ لے۔“ (الفضل 17 فروری 1960ء)

**سامعین!** تحریک وقف جدید کا آغاز گو کہ پاکستان سے ہوا تھا اور کچھ عرصہ کے بعد اسے ہندوستان میں بھی جاری کر دیا گیا لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی ابتداء سے ہی یہ خواہش تھی کہ یہ تحریک ساری دنیا میں پھیلے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 21 اپریل 1958ء کو عید الفطر کے خطبہ میں اپنے ایک رؤیا کا ذکر فرمایا تھا جس سے یہ واضح تھا کہ ایک وقت میں یہ تحریک ساری دنیا میں کام کر رہی ہو گی۔ حضور رؤیا میں احمدی احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تم کو بھی چاہیئے کہ چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے بنالو اور وقف جدید کے جو مجاہد ہیں وہ دنیا میں پھیل جائیں اور اسلام کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیں یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام کی حکومت قائم ہو جائے اور گو یہ حکومت سیاسی نہیں ہو گی بلکہ دینی اور مذہبی ہو گی کیونکہ یہ لوگ دوسروں کو پڑھائیں گے اور علاج معالجہ کریں گے اور دین سکھائیں گے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بھی ایک موقع پر وقف جدید کے حوالہ سے بیان فرمایا:

”آپؓ (حضرت مصلح موعود) کی خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔ پھر یہ واقفین صرف پاکستان سے ہی نہ ہوں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی، افریقہ کے ممالک سے بھی، امریکہ کے ممالک سے بھی اور ان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی اور پھر جوں جوں واقفین کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے اسی کے مطابق جماعت اپنی مالی قربانیاں بھی تیز سے تیز تر کرتی چلی جائے تا کہ ہم وہ مقصد جو اس الٰہی تحریک کا ہے وقتِ قریب میں حاصل کر لیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 1966ء)

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اس خواہش کی تکمیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 27 دسمبر 1985ء کو اس تحریک کو عالمگیر بنا دیا اور آج ساری دنیا میں اس بابرکت تحریک کے اثرات ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں احمدی آباد ہیں یہ تحریک نفوذ کرتی چلی جا رہی ہے۔ پاکستان کی سرزمین سے اُٹھنے والی آواز دنیا کے ہر براعظم میں وقف جدید کے مجاہدین پیدا کرتی چلی جا رہی ہے۔ کیا مالی قربانی اور کیا جانی قربانی! ہر قربانی کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ جب یہ تحریک حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے گی اور رشد و ہدایت اور تعلیم و تربیت کا یہ عظیم جال ہر متلاشی حق کو اپنے اندر لے کر راہ حق پر گامزن کر دے گا۔ اور ہمارا فرض ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ کہ ”میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں“ کے مطابق ہر لحاظ سے اس بابرکت تحریک کی اہمیت کو سمجھنے اور خلفاء کرام کی توقعات کے مطابق اس تحریک کی خاطر قربانیاں پیش کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ درحقیقت حضرت مصلح موعودؓ اس تحریک کے ذریعہ ہمارے لئے مسلسل نیکیاں کمانے کا دروازہ کھول گئے ہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

”خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 دسمبر 1966ء)

**دفتر اطفال کا اجراء اور بچوں کو شامل ہونے کی ترغیب**

**سامعین!** مجھے اپنے حاضرین کو یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بچوں کے لئے **"دفتر اطفال"** کا اعلان فرمایا تھا اور ہر بچہ اُس وقت 100 روپے کی ادائیگی کے ساتھ **"ننھا مجاہد"** بن سکتا تھا۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور ہر ملک میں اپنے اپنے ہاں مقرر شدہ چندہ کی ادائیگی کر کے بچے **"ننھے مجاہدین"** کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے بچوں اور بچیوں کو اِس مبارک نظام میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 7/اکتوبر 1966ء کو دفتر اطفال کا اعلان فرمایا۔ آپؒ نے 15 سال کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں، اطفال اور ناصرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔ کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں...... اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں۔"

(الفضل 12/ اکتوبر 1966ء)

**سامعین!** پھر 22/اکتوبر 1966ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

"جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے کہ میرے دل میں شدید تڑپ پائی جاتی ہے اس بات کی کہ ہمارے احمدی بچے لڑکے اور لڑکیاں مل کر وقفِ جدید کے مالی بوجھ کو اپنے کندھوں پر اُٹھائیں اور دنیا کو بتائیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں چھوٹے مسلمان بچوں نے باوجود چھوٹی عمر ہونے کے میدانِ جہاد میں حصہ لیا۔ جب کافروں نے تلوار سے مسلمانوں کو اور اسلام کو مٹانا چاہا تو وہ بچے تلوار لے کر میدان میں کود ے اور اُنہوں نے اپنی جانیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں۔ تو اب جبکہ تلوار کے جہاد کا زمانہ نہیں بلکہ قلم اور تقریر کے جہاد کا زمانہ ہے اور مخالف اپنے وعظوں میں اور اپنی تقاریر میں اور اپنی تحریروں میں اسلام پر ہرنا جائز اور ہر کمینہ حملہ کر رہا ہے ہم (احمدی بچے) بھی پیچھے نہیں رہے۔ بلکہ اس جہاد میں اپنے بڑوں کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ اس وقت ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے اور کہا ہے کہ تم اُٹھو اور دنیا کا مقابلہ کرو اور اسلام کو دنیا میں دوبارہ غالب کرو۔ غرض ہمارے بچوں کو یہ ثابت کرنا چاہئے کہ جس طرح ہمارے پہلوں نے اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کے قدموں میں نچھاور کر دیا اسی طرح ہم بچے بھی اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کے قدموں میں نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہم رسولِ کریم ﷺ کے زمانہ کے بچوں سے پیچھے نہیں رہے۔ ہم اپنا سب کچھ (جب بھی مطالبہ کیا جائے) خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1987ء میں فرمایا:

"اور آخری بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کریں اور ان کے ذریعہ چندے دلوائیں۔ میرے پیشِ نظر صرف روپیہ نہیں ہے بلکہ جس مقصد کی خاطر روپیہ حاصل کیا جاتا ہے وہ مقصد بہر حال اوّلیت رکھتا ہے یعنی تربیت اور اللہ سے تعلق۔ **چندہ دینے والے کا سب سے بڑا پھل، سب سے بڑا اجر اس دنیا میں یہ ہے کہ وہ خدا کے قریب ہو جاتا ہے** اور جو بچوں سے چندے دلوائے جاتے ہیں ان کے اوپر اس قربت کا اثر ساری زندگی رہتا ہے بچپن کی نیکی ایسی چھاپ ہے جو ان کے بڑھنے کے ساتھ خود ہی بڑھتی رہتی ہے اس کا نقش مٹنے کی بجائے اور زیادہ زندگی میں گہرا جمتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کو باشعور طور پر وقفِ جدید میں شامل کریں یعنی وہ بچے جو باشعور طور پر داخل ہو سکتے ہیں ورنہ تو پہلے دن کے بچے کو بھی مائیں شامل کر دیتی ہیں۔ بعض مائیں تو پیدا ہونے والے بچے کو بھی شامل کر دیتی ہیں جو ان کے پیٹ میں ہے اور وعدے لکھوا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روح کو اور بڑھائے لیکن جو باشعور بچے ہیں ان کے ہاتھ سے دلوانا ان کی تعداد میں اضافہ کرنا آپ کے لیے دوہرے اَجر کا موجب بنے گا۔"

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"دنیا میں کسی بھی نظام کو چلانے کے لئے سرمایہ یا روپیہ پیسہ انتہائی ضروری اور بڑا اہم ہے۔ چاہے وہ دنیاوی نظام ہے یا دینی و مذہبی نظام ہے تا کہ ملکی، معاشرتی، جماعتی ضرورتوں کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہوتی رہے۔.... پس جماعت میں جو چندوں کا نظام رائج ہے یہ اسی اُصول کے تحت ہے کہ جماعتی ضروریات پوری کی جائیں۔"

(خطبہ جمعہ 8 جنوری 2010ء)

**سامعین!** پھر حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال وقف جدید میں بھی باقی چندوں کی طرح اضافہ ہو رہا ہے۔ جوں جوں اللہ تعالیٰ کام میں وسعت دے رہا ہے جتنا جتنا کام پھیل رہا ہے اخراجات بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ وسائل بھی مہیا فرما رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جماعت کے بڑی تیزی سے ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں اور اس لحاظ سے ضروریات بھی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں..... چندوں کی تحریک تو ہمیشہ جماعت میں ہو گی.... اور ترقی رہے گی کہ ایمان میں مضبوطی کے لئے یہ ضروری ہے جیسا کہ..... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس لگا کر وصول کرتی ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادے پر چھوڑتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ بندے کی مرضی پر چھوڑ کر پھر اس کا اجر بھی بے حساب دیتا ہے۔ پابند نہیں کر رہا ہے کہ اتنا ضروری دینا ہے۔ چھوڑ بھی بندے کی مرضی پر رہا ہے، ساتھ فرما رہا ہے جو کچھ تم خرچ کرو گے اُس کا اجر بھی دوں گا۔ صرف یہ کہ خرچ کرنے والے کی نیت نیک ہونی چاہئے۔ اس سے زیادہ سستا اور عمدہ سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 12 جنوری 2007۔ خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 10-13)

**وقف جدید کے ثمرات**

**سامعین!** اس امر کا اندازہ کہ وقف جدید کس حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور دیہاتی جماعتوں پر اس کے کیا خوش کن اثرات ظاہر ہو رہے ہیں مندرجہ ذیل امور سے لگایا جا سکتا ہے۔

**الف۔** چندوں میں غیر معمولی اضافہ

معلمین کے ذریعہ دو طرح پر جماعتی چندوں پر اضافہ ہوا اور مسلسل ہو تا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے نتیجہ میں جماعت میں قربانی کی روح ترقی کرتی ہے اور جماعتی چندوں پر بھی اس کا نہایت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ دوم۔ نومبائعین کو جماعتی چندوں میں شامل کرنے سے۔

**ب۔** نماز باجماعت کا قیام

اس اہم دینی فریضہ کی سر انجام دہی میں معلمین کو خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ حیرت انگیز کامیابی ہو رہی ہے۔ جماعتوں کی جماعتیں اور گھروں کے گھر نمازیوں سے بھر گئے ہیں اور عورتیں بھی گھروں پر باقاعدہ نماز ادا کرتی ہیں۔ نماز تہجد کا شعور پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ محض نماز باجماعت کے قیام تک ہی معلمین کی سرگرمیاں محدود نہیں رہتی بلکہ نماز ناظرہ یاد کروانا، نماز کا ترجمہ سکھانا، قرآن کریم کی سورتیں حفظ کروانا، قرآنی دعائیں یاد کروانا اور دیگر دینی مسائل کی تعلیم دے کر ان کے ایمان اور عمل کو زیورِ علم سے آراستہ کرنا بھی معلمین کے فرائض میں داخل ہے۔

**دال۔** معلمین کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ اور اِس بابرکت نظام کے دنیا بھر میں پھیلاؤ کی پھیلنے کی وجہ سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اِس نور سے وافر حصہ لے کر نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنی فیملیوں اور اپنے پورے علاقوں کو منور کیا ہے۔

**سامعین و حاضرین کرام!** تقریر کے آخر پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احباب و خواتینِ جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت و برکات کی یاددہانی کروادی جائے تا وقف جدید کی تحریک مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے۔ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے کہ فُلاں کو اتنا دے دو اور فُلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے)

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقۃ الشحیح الصحیح)

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497)

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے۔ جن میں حضرت ابو بکرؓ سب سے بڑھ کر رہے۔....(نیز فرمایا) جو ہمیں مدد دیتے ہیں۔ آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 308)

پھر فرمایا:

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے..... اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔"

(الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 307-308)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"روحانی طور پر انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہو تا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہو گی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ 612)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اب جب کہ یہ وقف جدید کی تحریک تمام دنیا میں رائج ہے تو بچے بھی اور ماں باپ بھی اور سیکرٹریان وقف جدید بھی اس طرف خاص توجہ کریں۔ جماعتی نظام اور ناصرات واطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اس طرف توجہ کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچے وقف جدید کے چندے میں شامل کریں۔ بچوں کو اس کی اہمیت کا احساس دلائیں، قربانی کی روح ان میں پیدا کریں۔ جو بچے اس مادی دور میں اس طرح قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے، اس طرح قربانی کرتے ہوئے پروان چڑھیں گے، وہ نہ صرف جماعت کا بہترین وجود بنیں گے بلکہ اپنے روشن مستقبل کی بھی ضمانت بن جائیں گے۔ لہو ولعب سے بچتے ہوئے، فضولیات سے بچتے ہوئے، لغویات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں گے۔ پس ہمیشہ اس بات کو بڑے بھی یاد رکھیں اور بچے بھی، عورتیں بھی اور مرد بھی کہ انقلاب قربانیوں سے ہی آتے ہیں اور اس زمانے میں جب ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے مالی قربانی نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ بچوں کی خواہشات بھی ہیں اور بڑوں کی خواہشات بھی ہیں لیکن اپنی خواہشات کو دبا کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی اس زمانے میں ایک بہت بڑا جہاد ہے۔ دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرنا تو آسان ہے لیکن دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مالی قربانی دینا یقیناً ایک جہاد ہے۔"

(خطباتِ مسرور جلد 6 صفحہ 5)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلفائے کرام کی توقعات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (آمین)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود - جرمنی)

✡✡✡✡